© rasailojaraid.com

از: حکیم محمد عمران مغل

امراض و علاج

یہ سائنس کی برق رفتاری اور فنون کی عہد روی کا دور ہے صنعت وایجاد کی جادوگری کا دور ہے علم اور تمدن ترقی کر رہے ہیں فکرِ انسانی کے نئے نئے رجحانات پیدا ہو رہے ہیں سفر کے ذرائع بڑھ رہے ہیں حضر کی آسائشیں گنتی سے باہر ہوتی جا رہی ہیں بعد مکانی کا تصور قطعاً مٹا دیا گیا ہے پھر بیٹھے بیٹھے انسان کو خیال آیا تو زمین کو چیر کر سیال سونا نکال لایا بجلی معرضِ وجود میں آئی تو بنی نوع انسان کی سینکڑوں ذمہ داریاں اس کے سپرد ہونے لگیں۔ آج ہم ایٹمی دور میں داخل ہو کر اسے اپنا غلام بنا چکے بلکہ اس سے بھی آگے کاسمک شعاؤں سے طبی اور دیگر ضروریات زندگی پوری کرنے لگے ہیں اس ساری ترقی کا نتیجہ یہ نکلا کہ انسان مشین کا پرزہ بن کر رہ گیا ہے اور صنعتی ترقی کی وجہ سے تقریباً ضروریاتِ زندگی کی تمام اشیاء میں کھوٹ اور ملاوٹ کر کے وافر مقدار اور تعداد میں مہیا کر دیا گیا ہے بازار میں قیمتی سے قیمتی اشیاء نمبر دو کی شکل میں ہر وقت اور ہر جگہ دستیاب ہے حتیٰ کہ انسان کو بھی نمبر دو کی شکل میں (ٹسٹ ٹیوب بے بی) پیدا کر لیا گیا ہے آج ہمیں کھانے پینے کے لیے تمام اشیاء نمبر دو کی شکل میں مہیا کی جا رہی ہیں آپ نے کبھی سوچا نہ ہو تو الگ بات ہے چنانچہ نمبر دو کی ان اشیاء سے قبض گیس (تبخیر) بواسیر، مالیخولیا جوڑوں کے درد اعصابی (پٹھے) امراض، معدہ کے امراض خفقان وحشت جنون اور فتور عقل جیسی بیماریاں لگ رہی ہیں ایک طرف ترقی کی یہ رفتار دوسری طرف پستی کی

ع
آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

یہ انتہا حصول آزادی سے تا ایں دم ملاوٹ کے کاروبار میں جتنی وسعت ہوئی اس کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مثال تاریخ انسانی میں عمیق ورق گردانی سے بھی شاید ہی ملے ، ملاوٹ نے انسانی زندگی میں ایسا خلا پیدا کر دیا ہے جس میں مذکورہ بیماریوں کے علاوہ کئی اور بھی جنم لے رہی ہیں اس خلا میں دودھ گھی، لسی مکھن دیسی گندم مرچ مصالحہ چائے کی پتی تک عنقا ہو گئے ہیں رہی سہی کسر یوں پوری کی گئی کہ بکری وغیرہ درخت پورے کھاتی ہے۔ لہذا شہروں میں اس کا رکھنا اور پالنا جرم گائے بھینسیں گندگی کا باعث ہیں انہیں شہروں سے دھکیل دیا گیا انسانوں کے لیے بکری قدرت کا واحد عطیہ اور تحفہ ہے جسے یا دق سل وغیرہ نہیں لگی بھارت کے مہاتما گاندھی نے ساری زندگی بکری کو اپنے ساتھ رکھا سفر میں ہوائی جہاز میں بھی یہ چوپایہ اس کی زندگی کا ساتھی رہا ان چوپایوں کی کمی کی وجہ سے آج خالص دودھ اور گوشت گھی ہمیں سستے داموں میسّر نہیں ہو رہا اس مسئلے کے حل کرنے کے لیے جنہیں فکر کرنی چاہیئے ان کی حالت تو یہ ہے کہ

ع اگر باغ امت میں فصلِ خزاں ہے
تو خوش ہیں کہ اپنا چمن گل فشاں ہے

بجلی کی مصنوعات سے لطف اندوز ہونے کے بعد آج ہم ایٹمی توانائی کے دور میں داخل ہو چکے ہیں ہماری خوب سے خوب تر کی جستجو اور تلاش نے ہمیں صحت کے لحاظ سے بالکل اپاہج بنا کے رکھ دیا ہے آج ہمیں دیسی گھی میں آلو گریس ملا کر کھلایا جا رہا ہے دودھ میں ہر طرح کا غلیظ پانی ملا کے پلایا جا رہا ہے اور گوشت نہ ملے تو گدھے اور کتے کاٹ کر ہماری خدمت میں بطور گوشت پیش کیا جا رہا ہے خالص گھی اور گوشت امراء کے خریدنے اور متوسط طبقہ کے دیکھنے کی حد تک محدود ہوتا جا رہا ہے ہو سکتا ہے کہ آئندہ خالص گوشت ہیرے جواہرات کے بھاؤ اور دیسی گھی کستوری کے بھاؤ ملے۔ اب جسم میں بیماریاں نہ پیدا ہوں تو اور کیا ہو اور ہم مجبور ہیں کہ اپنے خون پسینہ کی کمائی سے یہی اشیاء کھائیں ان بیماریوں کو یکجا کرنے میں ہمارے ماحول کو بڑا دخل ہے مثلاً کھانے پینے کی اشیاء کو سٹور میں رکھنا اور اگلی فصل تک انہیں جانوروں کی طرح سارا سال کھاتے رہنا وغیرہ ٹھنڈی زہر نے ہمیں کہاں سے کہاں پہنچا دیا ہے یہ تفصیل طلب مسئلہ ہے جو ہماری ادراک میں نہیں آسکتا غور فرمائیں کہ طب اسلامی کو آج کا سائنسدان اس مسئلہ میں چیلنج نہ کر سکا مثلاً آگ کی خاصیت جلانا پانی کی خاصیت دھو ڈالنا مٹی کی خاصیت کھا جانا ہوا کی خاصیت اڑا لے جانا بعینہ سردی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی خاصیت مزاج کو دبا دینا اور رفنا کر دینا ہے اس طرح سٹور شدہ اشیاء طبی لحاظ سے اپنی عمریں کب کی ختم کر چکی ہوتی ہیں ان باتوں کا ادراک ہمیں نہیں ہوسکتا اس لیے کہ سائنس کا یہ موضوع ہی نہیں ہے اس کا تعلق تو قوتِ حس اور ذائقہ سے ہے۔ گنا سٹور میں رکھنے کے بعد اپنا مزاج یکسر بدل دیتا ہے سینہ اور پھیپھڑے کے لیے مضر ہو جاتا ہے، افعال میں سستی پیدا کرتا ہے معدہ میں نفخ اور سینہ میں خشونت کا باعث بنتا ہے دماغ کو پراگندہ حواس میں فتور لاتا ہے اور پیشاب کے امراض میں اضافہ کرتا ہے۔ آلو حد سے زیادہ ثقیل ہو کر گیس کا باعث بنتا ہے ادرک اپنے فعل مزاجی کے لحاظ سے ریاح کو تحلیل کرتی ہے معدہ آنتوں کے افعال میں لاجواب چیز ہے بلغم اور دیگر فاسد رطوبتوں کو قطع کرتی ہے۔ پٹھوں کی سردی اور فالج میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے مگر سٹور میں رہنے کے بعد اس کی تمام افادیت ختم ہو جاتی ہے اسی طرح سنگترہ، مالٹا کینو، لیموں اور دیگر ترش پھل اپنے مزاج میں سرد ہوتے ہیں مگر سٹور میں رکھنے کے بعد اپنی خاصیت کو بدل دیتے ہیں۔ سائنسی اور ایٹمی ترقی ہزار بار مبارک مگر ہم لاشعوری طور پر اس کی قیمت اپنی صحت کے طور پر ادا کر رہے ہیں اور یہ تمام کام اس رفتار سے ہو رہا ہے کہ فی الحال ہم اس کا ادراک اور احساس نہیں کر پاتے لیکن جب تجربہ کے بعد شعور پیدا ہوگا تو اس وقت اصلاح احوال سے ہم بہت دور جا چکے ہوں گے اور مذکورہ بیماریوں نے پورے معاشرہ کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہوگا۔ آیئے ذرا غور فرمائیں کہ ہمارا یہ حرص اور شوقِ بیماری تنگ گلیوں اور بند راستوں میں کہاں سے کہاں تک لے گیا ہے۔

قبض کے متعلق تو معلوم ہی ہے کہ یہ ام الامراض ہے اگر چوبیس گھنٹے کے بعد پاخانہ کھل کے بغیر تکلیف کے اور سہولت کے ساتھ یکبارگی آنے کے بعد طبیعت فرحت اور سکون محسوس کرے تو یہ قبض نہ ہوگی دیگر تمام صورتیں درجہ بدرجہ قبض کی نشاندہی میں شامل ہونگی۔

گیس ایک عوامی اصطلاح ہے معدہ میں پیدا ہونے والی وہ ریح ہے جو انتقالِ مکانی پر قادر ہے اور جسم کے مختلف حصوں میں سفر کرتی رہتی ہے اسے گھریلو زبان میں وائی بادی بھی کہتے ہیں آج کل اس کا زیادہ تعلق برودت اور سرد اشیاء کے استعمال سے ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے یہی تبخیری عمل ہے چند علامتیں یہ ہیں کھانے کے بعد طبیعت میں بوجھ اور گرانی خمار کا احساس جسم میں ہلکا ہلکا میٹھا درد حرارت کا احساس دل کی گھبراہٹ ایلوپیتھی میں کارمی نیٹو مکسچر اور اطباء قدیم زیرہ سولف اجوائن دھنیا کنول گٹہ صندل گل سرخ الائچی مصطگی سہاگہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ثر پھلا وغیرہ سے علاج کرتے رہے ہیں اور کر رہے ہیں کبھی آنتوں میں بلغم ورم یبوست کمزوری اور بواسیری مواد کے رکنے سے یا جگر کی کسی خرابی سے بھی ہوا پیدا ہو جاتی ہے اطبائے عظام اس کو ریاح باسوری کے نام سے پکارتے ہیں اس کی مثال یا علامت شکم کے زیریں حصہ میں درد ریاح کا دورہ کرتے رہنا معدہ اور آنتڑیوں میں قراقر کی آواز سینے کی جلن تمام جسم میں شدید درد اور تھکاوٹ سر کا درد کبھی قبض کبھی پیچش کمی اشتہا دردِ شکم وغیرہ ہے ریاح کی یہی اقسام مل کر مقعد کی رگوں (پاخانہ کی جگہ) میں ابھار پیدا کرتی ہیں اسی کیفیت کو بواسیری کہا جاتا ہے یا ریح البواسیر پھر اس کے بعد بواسیر کی لامحدود تکالیف شروع ہو جاتی ہیں یہ تمام تکالیف ہماری زرخرید ہیں اگر آپ ان سے بچنا چاہیں تو بیکری اور میدہ کی تمام اشیاء بڑے گوشت بے تحاشا مرچ مصالحہ کا استعمال فریزر فریج اور سٹور کی ہوئی اشیاء سے مکمل پرہیز کریں صبح شام سیر اور بقول علامہ صابر ملتانی ع

جہاں تک کام چلتا ہو غذا سے وہاں تک چاہیئے بچنا دوا سے

علاج: بواسیر میں اپریشن قطعاً نہ کرائیں یہ غیر فطری طریقہ ہے خون کو بھی یکبارگی بند نہ کریں اس سے دیگر بیماریاں پیدا ہوتی ہیں قبض کو فی الفور دور کریں دو نسخے جو مجرب المجرب ہیں قیمت میں انتہائی کمتر اور فائدے میں کہیں بہتر پیشِ خدمت ہیں۔ یہ نسخے جن بیماریوں کا ذکر کیا گیا ہے تیر بہدف ہیں (۱) سہاگہ سیاہ خالص، مغز تخم نیم (نمولی) دونوں ہم وزن کوٹ کر باریک کر کے ایک ماشہ کیپسول میں بند کر کے ایک صبح ایک کیپسول شام کو باسی پانی سے صبح سے مُراد منہ نہار۔

(۲) رسوت صاف شدہ، مغز تخم نیم، مغز تخم بکائن، پوست ہلیلہ زرد، پوست بلیلہ، آملہ مقشر، کتھ سفید اصلی چاکسو مقشر، مغز شفتالو۔ گوگل بھینسا صاف شدہ۔ کل دس اجزاء ہم وزن کو نہ گھسنے والی کھرل میں آبِ گندنا تازہ میں اگر ہو سکے تو ایک ہفتہ کھرل کریں۔ آبِ گندنا نہ ملے تو پانی سے کھرل کر کے چنے برابر گولیاں ایک سے چار تک صبح نہار منہ نیم گرم پانی سے اسی طرح رات سوتے وقت دونوں نسخوں میں سے کوئی ایک نسخہ پہلے استعمال کریں اگر تین سے چار میں تک کوئی بھی نسخہ استعمال کر لیا تو انشاء اللہ ساری زندگی باقی آرام سے گزرے گی۔ اور مذکورہ بیماریاں نہ لگیں گی۔

جواب طلب امور کے لیے پتہ لکھا جوابی خط بھیجیں۔

© rasailojaraid.com